سالانہ قیمت تین روپیہ [illegible]

رجسٹرڈ نمبر ایل ۹۰

نور افشاں

[illegible]

حقیقی نور جو ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے دنیا میں آنے کو تھا

جلد ۵۵	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے - ۱۵ نومبر [illegible]	نمبر ۴۶

مستقل منت

[illegible]

میں نے تیری خبر کان سے سنی تھی پر اب میری آنکھیں تجھے دیکھتی ہیں اس لئے مجھے اپنے آپ سے نفرت ہے اور میں خاک اور راکھ میں توبہ کرتا ہوں۔ ایوب ۴۲: ۵، ۶

مثنوی صبر ایوب

(منظومہ جناب [illegible] صاحب [illegible])

دانش بُوڑھوں میں ہے نہ کر وہم
اور عمر دراز ہی بخشتی ہے فہم

جانب سے خدا کی جنبہ داری
ہے ہوشمند یا یہ بہت بیاری

دانائی کو اس سے مشورت ہے
وہ ڈھا دے جو گھر تو کون اٹھائے
سوکھے پانی جو بند کر دے
خود کھائے فریب یا کھلائے
ڈالے دو شہیوں پہ غلامی
زنجیر دے بادشاہوں کی کھول
اسا کو غلامی کی ڈوپٹ دے
منصفوں کا کلام پھیرے
ذلت تو امیروں کی ہو سر بہ
جو چیز چھپی ہے جلوہ گر ہو
قوموں کو کرے کم اور زیادہ
پھیلائے انہیں سمیٹے بھی وہ
سرداروں کے عقل بھی طوطے
بھٹکیں بے راہ جنگلوں میں
پھرتے ہیں ٹٹولتے وہاں وہ
متوالے کی طرح جھومتے ہیں
سب کچھ مری آنکھوں نے یہ دیکھا
تم جانتے وہ میں بھی جانتا ہوں
میں خورد نہیں جو کم ہو کر جاؤں
اے کاش میں اس سے بول سکتا
تم جھوٹے ہو جھوٹ کے ہو بانی
ناکارہ طبیب ہو سب اے کاش
دانائی چھپی ہے خامشی میں
گل منہ کے کھل رہے ہیں چپ لو
کٹ حجتیوں سے باز آؤ
کرتے ہو خدا کی کیا سفارت

وہ صاحب فہم و مصلحت ہے
قیدی نہ رہائی اس سے پائے
چھوڑے تو زمیں الٹ کے دھر دے
دونوں پہ خدا ہی قابو پائے
حکمت نہیں حاکمان نامی
باندھے اسی سے وہ کیا کے بول
طاقتوروں کو الٹ پلٹ دے
بڈھوں کو حماقت آ کے گھیرے
زوراوروں کے کھلیں کمربند
اور موت کا سایہ دو پہر ہو
کر دے انہیں تنگ اور کشادہ
طومار کرے لپیٹ بھی دے
ڈھا جائیں کھلائے ان کو غوطے
ہو جائیں تباہ جنگلوں میں
پاتے نہیں روشنی جہاں وہ
گمراہی میں مست گھومتے ہیں
کانوں نے سنا ہے سارا یکسا
تم کہتے ہو میں جانتا ہوں
یا میں ہوں بزرگ خورد کر جاؤ
منہ در منہ اس سے کھول سکتا
باتیں تمہیں آتی ہیں بنانی
گر تم ہو جاتے کاش اے کاش
ہشیاری ہے رہتی چپکی میں
اب نالۂ عندلیب سن لو
سن لو یہ دلائل آزماؤ
باعث عیاری و شرارت

کیا خوب ہو گر وہ آزمائے
کیا دو گے فریب اس کو ایسے
چھکڑ جو کرو کے جنبہ داری
غفلت کی گرچہ تمہیں ڈرائے
ہیں راکھ سے مثل تمہارے کلمات
چپ سادھو تو بولوں سیدھی سادی
تب مجھ پہ جو آئے کو ہو آئے
کاہے کو میں اپنا گوشت کھاؤں
جان اپنی ہتھیلی پہ دھروں کیوں
اسے جو اس پہ میں ہوں مرتا
جھگڑوں اپنی روش کی بابت
ہے میری نجات اس کے آگے
حالات مفصل میں ناطق
ہے کون جو مجھ پہ لائے الزام
ایسا جو ہوا تو چپ رہوں گا
کیوں ترش ہے کیا ہے چوک مجھ سے
منہ اپنا تب چھپاؤں گا میں
میرے اوپر سے ہاتھ اٹھائے
تب طلبی کا سمن میں لوں گا
یا میں کہوں تو جواب دیوے
کھل کر نہیں کیوں بتاتا ہے تو
کیوں دوست کو سمجھا ہے تو دشمن
کیوں برگ پریدہ توڑتا ہے
جو کر دی ہے گفت گر پڑے کیوں
کیوں کاٹھ میں پاؤں ٹھونکتا ہے
ہوں چیز سڑی فنا سپردہ

اور تاؤ میں آ کے تم کو تاکے
دے آدمی آدمی کو جیسے
تنبیہ دے سخت اور قراری
اور رعب کا ابر تم پہ چھائے
اور مثل کے تودہ ہیں یہ اثبات
گرمی سب چھانٹ دیگی باری
آنے دو نہ رو کو نکا جو آئے
اور ہڈیاں دانتوں سے چباؤں
سر اپنے اجل کو سر کروں کیوں
مرتا ہوں بھروسہ اس پہ کرتا
اور دوڑ دوں دوا روش کی بابت
مکار مقابل آنے سے بھاگے
ہیں ٹھہرو نکال ان کے آگے صادق
ملزم بنے خود ہی پاسے الزام
گر تنکا بنوں میں نہ کچھ کہوں گا
یہ کر نہ تو دو سالو کہ مجھ سے
ہاں دور دیر سے آؤں گا میں
اور رعب کے خوف کو ہٹائے
جو کچھ پوچھے جواب دوں گا
کتنے ہیں گناہ حساب دیوے
کیوں پردہ میں منہ چھپاتا ہے تو
آ سامنے بیٹھ اٹھا کے چلمن
تنکے کیوں بھس کے جوڑتا ہے
دیوانی جوانی سر چڑھے کیوں
کیوں میری روش کو ٹوکتا ہے
کپڑے کی طرح ہوں کرم خوردہ

نور افشان

مطبوعہ ۱۰ نومبر ۱۹۲۶ء

خدا خیر کرے

جب اہل وطن کو اصلاحات کا عطیہ نصیب ہوا تھا تب گروہ کثیر نے عدم تعاون کا ہتھیار اُٹھایا تھا اس وقت سے آج تک اس سے جو نتائج سامنے آئے وہ بیان کے محتاج نہیں ہیں۔ عدم تعاون کی کند شمشیر نے خود اہل وطن کی گردنوں پر چلکر جو کشت وخون کی ندیاں بہائیں وہ آج تک خشک نہیں ہوئی ہیں اور نہ آپس کی کدورت آج تک مٹی ہے۔ اب سائمن کمیشن کے تقرر پر پھر ہماری اسی گرمی کی ہانڈی میں غیر معمولی جوش آنے لگے ہیں۔ خود داری کے شوشے پیدا ہونے لگے ہیں کمیشن کے بائیکاٹ پر اخبارات میں جلی سرخیاں شائع ہونے لگی ہیں۔ مہاتما گاندھی کو میدان عمل میں آنے کی دعوتیں ملنے لگی ہیں۔ خود دار اخبارات وعام صاحبان کو پھر ایک نیا شغل ہاتھ آگیا ہے۔ ہم تو اس تمہید کو سنکر یہی کہہ سکتے ہیں کہ خدا خیر کرے۔ اصلاحات سے عدم تعاون کرکے تو ہم نے باہمی جنگ وجدل کی بنا ڈالی تھی جس سے ہنوز پیچھا نہیں چھوٹا۔ سائمن کمیشن کے بائیکاٹ سے سوا معلوم کیا نتیجہ اور نقصان ہوگا۔ ہم تو ہموطنوں کو یہی مشورہ دینگے کہ ان کی بہتری سائمن کمیشن کے بائیکاٹ کرنے میں نہیں بلکہ سائمن کمیشن کے خیر مقدم میں ہے کہ ہموطن سائمن کمیشن پر اپنی وفاداری اور حکومت کی بابت نیک نیتی کو سینہ سپر ہوکر ثابت کریں اور حکومت کے جملہ شکوک وشبہات کی صفائی کرکے اصلاحات کی قسط ثانی کے عطیہ کا مطالبہ کریں۔ ہم سائمن کمیشن سے واقف کرا دیں اس کا بائیکاٹ کرکے ہرگز فائدہ نہ اٹھا سکینگے اندیشہ کہ ہمیں سائمن کمیشن سے بگڑ کر زیادہ نقصان اُٹھانا پڑے۔

ہوائی جہاز رانی کی ترقی

یہ بات تعجب خیز ہے کہ ۱۹۰۳ء سے پیشتر ہوائی جہازوں کا ذکر تذکرہ قریباً نامعلوم تھا۔ اس تذکرہ میں مسٹر پرپوسٹ نے ہوائی مقابلہ میں ۴۵ میل فی گھنٹہ کے حساب سے ہوائی پرواز کی جبکہ دنیا میں دھوم مچگئی تھی۔ ۱۹۱۳ء کے ہوائی مقابلہ میں ۱۲۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار ہوچکی تھی پھر عالمگیر جنگ شروع ہوگیا اور ہوائی پرواز کا مقابلہ بند ہوگیا۔

لیکن ۱۹۱۹ء میں پھر ہوائی مقابلہ ہوا جس میں ہوائی پرواز فی گھنٹہ ۱۶۴.۳ میل پہنچ گئی۔ پھر ۱۹۲۲ء کے مقابلہ میں فی گھنٹہ پرواز ۲۰۶ میل تک پہنچادی گئی پھر ۱۹۲۳ء میں امریکن ہوا باز نے فی گھنٹہ ہوائی رفتار ۲۳۳ میل تک پہنچادی۔ پھر ۱۹۲۵ء میں اٹلی کی ہوا باز نے فی گھنٹہ ہوائی پرواز ۲۰۵-۲۴۶ میل تک بڑھادی۔ پھر ۲۶ ستمبر ۱۹۲۷ء میں وینس شہر میں پھر ہوائی مقابلہ ہوا جس میں ایک انگریز نے فی گھنٹہ ۲۸۱-۴۴۹ میل پرواز کو بڑھادیا۔ آج تک اس سے زیادہ ہوائی پرواز میں ترقی نہیں ہوئی ہے ممکن ہے کہ اگلے مقابلہ میں پرواز کی ترقی میں بہت زیادہ میل کا اضافہ ہوجائے۔

ہم گرجے کیوں جاتے ہیں؟

گرجا خانہ خدا ہے جسے بندگان خدا نے خدا ہی کی عبادت کے لئے وقف کردیا ہے۔ عبادت مسیحیت کا اعلے وافضل مطالبہ ہے۔ جسے ہم انفرادی اور مجموعی طور سے پورا کرسکتے ہیں۔ مسیحی جو انفرادی یا شخصی طور پر عبادت ودعا کا عادی ہے اجتماعی عبادت سے ہرگز گریز نہیں کرسکتا لیکن جو مسیحی شخصی یا خانگی عبادت کا عادی نہیں وہ اجتماعی عبادت میں بھی عبادت کا لطف اٹھانے میں ناکام رہ سکتا ہے۔ پس ہم گرجے جاکر اجتماعی عبادت کی شرکت اور اجتماعی عبادت کی خوشی کے حصول کی غرض سے جاتا ہے۔

اس کے سوا سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ خدا پرستوں کی رفاقت وشرکت کی خوشی میں شریک ہوکر ان کے ساتھ ملکر زمین وآسمان کے خالق ومالک کی عزت واحترام کرنے میں حصہ دار ہوں۔ اور وہ وقت خدا کی حمد وثنا کریں جو بندگان خدا نے ہر ایک ہفتہ کی عبادت کے لئے مخصوص فرمایا ہے اور اپنے خدا کے گھر کی اس نشست کو جو اس گھر میں ہمارے لئے رکھی گئی ہے۔ اپنی حاضری سے پُر کریں۔ ہم گرجا جانا کوئی رسم ورواج نہیں ہے بلکہ دین کے اعلے فرض کی ادائگی ہے۔ مسیحیت کا کوئی متعقد خانہ خدا کی غیر حاضری کو کوئی معمولی اور اختیاری بات قرار نہیں دے سکتا ہر ایک مسیحی کو گرجا جانا چاہئے۔

اس کے ساتھ ہی خانہ خدا میں جانا ہماری پاک شکرگزاریوں کا خاتمہ کرنے والا فعل ہے جب ہم قدموں میں خدا کے حضور سے جاتے ہیں تو ہم اپنے بھائیوں کے جھگڑے رگڑے خانہ خدا میں لیکر داخل نہیں ہوسکتے ہیں ہمیں انہیں باہر چھوڑکر ہی خانہ خدا میں داخل ہونا پڑیگا۔ بلکہ ہر ایک مسیحی کے لئے گرجا جانا مسیحیت کا اعلے اظہار کرنا ہے۔ جو مسیحی ہوکر خانہ خدا میں جاکر عبادت کرنے سے کتراتے ہیں ان کی مسیحیت پر بہت شبہات ہوسکتے ہیں۔

وزیر آباد کے ایک مدرسہ سے ایک صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ کچھ عرصہ ہوا وہاں کے ایک استاد نے جغرافیہ پڑھاتے ہوئے طلبا سے کہا کہ لفظ ستان کے معنی جگہ کے ہیں۔ مثلاً ہندوستان ہندوؤں کی جگہ افغانستان افغانوں کی جگہ ترکستان ترکوں کی جگہ۔ اس کے بعد استاد نے طلبا سے کہا کہ کوئی اور ایسی مثال پیش کرو جس کے آخر میں ستان کا لفظ انہی معنوں میں موجود ہو۔ تمام طلبا دم بخود ہوکر بیٹھے رہے۔ استاد بہت جھنجھلایا اور ناراض ہونے لگا۔ آخر ایک لڑکے نے ڈرتے ڈرتے ہاتھ اٹھا



کیا۔ اُستاد نے امید بھرے دل سے اشارہ کیا اور آنکھ اٹھا اور بولا۔ چپاتستان چپاتا سکنے کی جگہ ہے خیال سے کر اُستاد کا غصہ بھی مٹ گیا اور وہ تمام جماعت کے ساتھ ملکر خوب ہنسا۔ (ریاست)

مہاتما گاندھی کی کمیشن کے متعلق رائے

کولمبو۔ ایک اخبار کے نمائندہ نے مہاتما گاندھی سے ملاقات کر کے ان کے خیالات استفسار کئے تو آپ نے فرمایا کہ جہاں تک میرا تعلق ہے میرے خیالات انڈین نیشنل کانگرس کے مدعا سے متعلق ہیں۔ سوال کیا گیا کہ آپ کمیشن کے مقاطعہ کا مشورہ دیتے ہیں تو مہاتما جی نے کہا کہ اس معاملہ میں کانگرس لیڈر ان کی رائے کے سوا میری کوئی رائے نہیں۔

ایک مسلمان ممبر شاہی کونسل کی رائے

آگرہ۔ ۱۰ نومبر۔ آنریبل سید آل نبی ممبر شاہی کونسل کا بیان ہے کہ کمیشن کا بائیکاٹ ٹھیک نہیں ہے۔ کیونکہ آج تک اس ملک میں بائیکاٹ کو کبھی بھی کامیابی نہیں ہوئی۔ اس وقت ہندوستان میں تفریق اور نفاق زوروں پر ہے۔ مختلف جماعتوں کے نمائندگان کا متفق الرائے ہونا مشکل ہے۔ پارلیمنٹ ہندوستانی رائے حاصل کرنے سے پہلے کوئی فیصلہ نہیں دے سکتی۔ ہمارے لیڈر جو آج اس قدر شور مچا رہے ہیں انہیں اپنا شکریہ ادا کرنا چاہئے کہ ہندوستان کی موجودہ حالت انہیں کی پیدا کردہ ہے۔

سابق ایڈیٹر زمیندار کا مقدمہ

لاہور ۱۲ نومبر۔ مسٹر فیلڈس کی عدالت میں سید لال شاہ صاحب ایڈیٹر زمیندار کے مقدمہ کی سماعت ختم ہو گئی ہے اور فیصلہ محفوظ رکھا گیا ہے۔

امرتسر میں واردات سرقہ

امرتسر ۱۰ نومبر۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مسٹر لیبین بیرسٹر ایٹ لاء کی ایک رشتہ دار خاتون اُن کے مکان پر چند روز کے لئے آئیں۔ اُن کے پاس کئی قیمتی کپڑے اور زیورات تھے۔ مسٹر امیر چند مقامی اڈیٹر کی بیوی چونکہ اس کوٹھی کے دوسرے حصے میں رہتی ہے مسٹر لیبین کے گھر والوں سے حسب دستور ملنے گئی۔ سمجھا جاتا ہے کہ بعد ازاں مسٹر لیبین کی رشتہ دار مہمان خاتون نے اپنا ٹرنک گم پایا اور اس واقعہ کی اطلاع فوراً مسٹر لیبین کو دی جو کہ اس وقت کچہری میں تھا۔ مسٹر لیبین نے تھانہ میں رپورٹ کی۔ پولیس نے مسٹر امیر چند کے بنگلہ کی اچھی طرح تلاشی لی اور اس کے نوکر کو گرفتار کر لیا ہے کیونکہ اسے وہ ٹرنک چھت سے گراتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ کچھ کپڑے چھت پر ادھر اُدھر پڑے ہوئے پائے گئے۔ بعد ازاں تمام سامان برآمد ہو گیا۔ بعد میں مسٹر امیر چند کو گرفتار کیا گیا اور اب حوالات میں ہے۔ پولیس اس کی سرگرمی سے تحقیقات کر رہی ہے۔ (ریاست)

قاضی عبدالرشید کو دہلی میں پھانسی دیدی گئی

سرکاری اطلاع

دہلی ۱۵ نومبر۔ عبدالرشید کے پھانسی دیئے جانے کے بعد جو ہنگامہ ہوا اُس کے متعلق سرکاری اعلان حسب ذیل ہے۔

عبدالرشید کے اقرباء نے تحریری وعدہ دیا تھا کہ وہ نعش کو بغیر کسی جلوس کے سامنے والے قبرستان میں لے جا کر سپرد خاک کر دیں گے۔ ان لوگوں کو جیل کے اندر نعش کو غسل دینے اور کفن پہنانے کی اجازت دے دی گئی تھی۔ اس اثناء میں مسلمانوں کا بہت بڑا ہجوم جیل کے باہر جمع ہو گیا تھا۔ ان لوگوں نے حکام سے استدعا کی کہ نعش کو حضرت نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ کے قبرستان میں دفن کرنے کی اجازت دی جائے۔ یہ درخواست مسترد کر دی گئی اور وہ تحریر جو عبدالرشید کے ورثا نے لکھ کر دی تھی ان لوگوں کو پڑھ کر سنائی گئی اور ساتھ ہی انہیں واضح کر دیا گیا کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا ہے۔ ورثا کو جیل سے تابوت اٹھا کر چلنے کی اجازت دے دی گئی لیکن شوریدہ سر عناصر ایک گلی کی سمت میں آگے بڑھے اور جنازہ لیکر شہر کی طرف ہو لئے۔ پولیس اور فوج نے جلوس کو قطب روڈ پر روک لیا اور منتشر کر دیا اور جنازہ کو اپنی حراست میں لے کر کسی قبرستان میں پہنچایا جس میں دفن کرنے کی ورثا نے اجازت لی ہوئی تھی۔ اس دوران میں شہر کے بعض بازاروں میں فساد ہو گیا۔ کچھ لوگ زخمی ہوئے۔ تادم تحریر جیسا کہ معلوم ہوتا ہے اور کئی مقتول ہسپتال میں پہنچ چکے ہیں۔ جن میں سوائے ایک کے سب ہندو ہیں۔ پچاس کے قریب گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔ پولیس کا پہرہ اس ہنگامے کے شروع سے قائم ہے اور اب اسے نہ صرف پولیس اور گورکھا سے مضبوط کر دیا گیا ہے۔ (انقلاب)

اللہ میاں کی نئی مخلوق

ضلع ڈھاکہ (بنگال) کے موضع دولی میں ایک نیا جانور ظاہر ہوا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ جانور چھوٹے بچوں کو دن دہاڑے گھروں سے اٹھا کر لے جاتا ہے۔ گاؤں کے کئی لڑکے معدوم ہو چکے ہیں۔ کچھ دن ہوئے کہ چھ سات سال کے ایک لڑکے کو اس کے والدین کی موجودگی میں اٹھا کر لے گیا لیکن سو اتفاق سے دیکھ لیا گیا کہ گاؤں کے باشندے فوراً لاٹھیاں لے کر دوڑے اور بچے کو اس جانور سے چھڑا لیا۔

اس جانور کی نسبت وہاں کے لوگ بیان کرتے ہیں کہ ہاتھی سے کچھ بڑا ہے۔ اس کا منہ اور چہرہ بھی ہاتھی کی سونڈ کے مشابہ ہے۔ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ گھروں کے پیچھے کھڑے ہو کر باتیں کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ایک ایک کر کے سب کو کھا جاؤں گا۔ رات کے وقت لوگوں کے گھروں کو جاتا ہے اور دروازوں کو توڑنے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر کوئی شخص خدا کا واسطہ دے کر اس سے کہتا ہے کہ ہرگز نہ ستاؤ



تو وہ جواب دیتا ہے کہ اپنا لڑکا مجھے کھانے کے لئے دیدو۔ جب گاؤں کا کوئی شخص بھی جاکر انکار کرتا ہے تو یہ جانور ہمیں ایسا ہی کرتا ہے اور انسان کے ساتھ مذاق کرتا ہے۔ دن کے وقت لوگوں کے گھروں میں پتھر پھینکتا ہے۔ تمام گاؤں اور اس کے ملحقہ دیہات سخت پریشان ہیں۔ مرد اپنے کام پر نہیں جا سکتے اور عورتیں اپنے بچوں کو چھوڑ کر کھانا پکانے اور دوسرے ضروری کاموں کو بھی نہیں جا سکتیں۔ جب سے یہ جانور ظاہر ہوا ہے لوگ بہت خوفزدہ ہو گئے ہیں کیونکہ اس نے پہلے بہت نقصان پہنچایا ہے۔ بعض لوگ اسے دیوتا سمجھتے ہیں لیکن اس گاؤں کے لوگ اسے بھوت یا شیطان کہتے ہیں۔ بہت سے فقیر آئے اور انہوں نے اس جانور سے گاؤں کو نجات دلانے کی کوشش کی لیکن کسی کو کامیابی نہیں ہوئی۔

مولوی محمد علی الدین میاں لوگوں سے درخواست کرتے ہیں کہ کوئی شخص گاؤں کو اس جانور سے نجات دلانے کی تدبیر بتائے۔ (انقلاب)

دہلی میں زبردست ہنگامہ

دہلی ۱۵ نومبر۔ کل کے ہنگامے کے متعلق مزید تحقیقات کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ کل ۵۰ ہندو زخمی ہوئے ہیں جن میں سے ایک ہلاک ہو چکا ہے۔ اکثر زخمی خوش حال دکاندار ہیں۔ دوکاندار جب مصروف تھے اتنے میں عبدالرشید کی نعش کا جلوس آگیا اور مسلمان ہجوم نے اُن پر حملہ کر دیا۔ بعض دکانیں لوٹی گئی ہیں اور اُن کے لوٹے جانے کی اطلاع پولیس کو دی جا چکی ہے۔ اب تک ۸ مسلمان گرفتار کئے گئے ہیں جن میں سے اکثر پٹھان ہیں۔ اگرچہ پولیس کے پہرہ میں اضافہ کر دیا گیا ہے اور بلائی انفنٹری کا ایک دستہ مرکزی تھانہ میں تعین کر دیا گیا ہے لیکن ہنوز ہندو دکانداروں میں کافی اعتماد پیدا نہیں ہوا جن میں سے اکثر نے دکانیں کھولنے سے انکار کر دیا۔ عام ہندوؤں میں خوف و ہراس پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ صورت حالات بالکل امن کی ہے اور کوئی مزید حادثہ پیش نہیں آیا۔ پولیس نے تحقیقات شروع کر دی ہے۔ کل شام کو اور آج ہندو زخمیوں کے بیانات لئے گئے جن میں سے اکثر نے بیان کیا کہ اگر ہمیں موقعہ دیا جائے تو ہم اپنے حملہ آوروں کو پہچان سکتے ہیں۔

شہر میں بالکل امن وسکون ہے

دہلی ۱۵ نومبر۔ کل کے ہنگامہ کی وجہ سے ہندوؤں نے ہڑتال کر رکھی ہے۔ ۲/۲ دکشائر انفنٹری کا ایک دستہ مرکزی تھانہ میں تعین کر دیا گیا ہے۔ پولیس شہر میں گشت لگا رہی ہے۔ اب بالکل امن وسکون ہے۔ زخمیوں کی تعداد ۷۳ تک پہنچ چکی ہے جن میں سے سوائے ایک کے سارے ہندو ہیں۔ ۵۰ مسلمان گرفتار کئے گئے ہیں۔

ہندوستان ٹائمز کا بیان

دہلی ۱۵ نومبر وقت ۳ بجے۔ مسٹر موسگن نے عبدالرشید کی نعش کو ہجوم سے چھین لیا۔ اس کے بعد ابتدائی تجویز کے مطابق ۱/۲ ۲ بجے بعد دوپہر مرکزی جیل کے بالمقابل قبرستان کوٹلہ فیروز شاہ میں دفن کر دی گئی۔ مسٹر جانسٹن، مسٹر اوڈونڈ اور رائے بہادر ینگ دیوبیدیال بھی موقع پر موجود تھے۔

مزید تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ جب جلوس جامع مسجد کے پاس سے گزر گیا تو اس وقت اس کے ساتھ چار سو سے زیادہ آدمی تھے۔ تقریباً نصف ہجوم کو دیوان سری رام نے قاضی کے حوض پر روکا اور نصف ہجوم قطب پل پر منتشر کر دیا گیا جہاں مسٹر موسگن نے نعش چھینی تھی۔ (زمیندار)

بنک لوٹ لئے گئے

شنگھائی ۱۳ نومبر۔ ہانکاؤ کی ایک خبر مظہر ہے کہ ہزاروں سپاہی جن پر کوئی افسر نہ تھا۔ دیسی حصہ شہر میں گھوم رہے تھے اور جن میں دریا سے پسپا شدہ سپاہی آکر شامل ہو رہے تھے۔ ایک مجمع سے جانے اور اس لوٹ کو جاری کیا جرنیل ٹانگ سین چی کے خلاف دستہ نے بغاوت شروع کی تھی۔ اس پانکاؤ سے پسپا ہو کر روانہ ہونے سے پیشتر دیسی بنکوں کے خزانہ نقدی کو لوٹ لیا اور برطانوی مراعاتی علاقہ سے ملحق فوجی صدر دفتر کو نذر آتش کر دیا تھا۔ فوجی صدر دفتر کے فائر بریگیڈ نے شعلوں کو پھیلنے نہ دیا۔ چینی حکام نے مراعاتی رقبہ کی جن میں چینی پناہ گزین بھرے پڑے ہیں ناکہ بندی کر دی ہے اور امدادی فوج طلب کی ہے۔

آٹھ عورتیں اور بچے جل کر مر گئے

نیسا گرام ۱۳ نومبر۔ ایک مشہور اور بارونق ہوٹل کو آگ لگ جانے سے آٹھ عورتیں اور بچے جل کر مر گئے اور تیرہ زخمی ہوئے اور بہت سے شعلوں کے بھڑک اٹھنے سے تیسری منزل میں ہی بند ہو گئے۔ (ریاست)

ایک عجیب وغریب لیٹر بکس

نیویارک میں ایک عجیب وغریب لیٹر بکس بنایا گیا ہے۔ اس بکس میں مطلوبہ ٹکٹوں کی قیمت ڈال دی جاتی ہے اور جو خط بکس میں رکھا جاتا ہے اس پر خود بخود ٹکٹ چسپاں ہو جاتا ہے اور وہ بکس کے اندر گر جاتا ہے۔

ایک تیز ترین موٹر کی تیاری

ڈیلی میل کا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ مسٹر کیمبل ایک ایسی سن بیم موٹر تیار کر رہے ہیں جو ۲۰۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلائی جا سکے گی جس میں ایک ہزار گھوڑوں کی طاقت کا انجن لگایا جائے گا۔ امریکہ کی ایک کمپنی بھی ایک ایسی موٹر بنا رہی ہے جس کے متعلق امید کی جاتی ہے کہ اس کی رفتار ۲۴۰ میل فی گھنٹہ ہوگی۔ پہلے میجر سی گریو ڈیٹونا فلوریڈا میں موٹر کو ۲۰۳ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلا کر دنیا کا سابقہ ریکارڈ منسوخ کر چکے ہیں اور اب بھی توقع کی جاتی ہے کہ تیز ترین موٹر تیار کرنے کا سہرا برطانیہ ہی کے سر رہے گا۔ (زمیندار)

فنونِ لطیفہ کی دوسری سالانہ امپیریل نمائش

ہندوستان کو شرکت کی دعوت

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

صاحب ہائی کمشنر ہند متعینہ لنڈن سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ فنونِ لطیفہ کی دوسری سالانہ نمائش امپیریل گیلری آف آرٹ امپیریل انسٹی ٹیوٹ لنڈن میں ماہ اپریل مئی اور جون ۱۹۲۸ء کے دوران میں ہوگی۔ اس میں ٹیمپرا تصویریں، ڈرائنگ کندہ اور منقوش اشیاء اور چھوٹے چھوٹے تراشیدہ مجسمے رکھے جائینگے۔ باربرداری کے مصارف زیادہ بڑھ جانے کے خیال سے ٹرسٹیوں نے تجویز کی ہے کہ نمائش میں ہندوستان سے جو اشیاء لائی جائینگی ان میں مجسمے شامل نہ ہوں۔ دیگر برطانوی نوآبادیوں کی شرکت میں ہندوستان کو ۱۰۰ اشیاء نمائش میں رکھنے کے لئے دعوت دی گئی ہے۔ ان سو اشیاء میں روغنی تصویریں آٹھ سے زیادہ نہیں ہونگی اور باقی ڈرائنگ اور کندہ اور منقوش اشیاء ہونگی۔ ہندوستانی مصور روغنی تصاویر کی بجائے ٹیمپرا تصویریں بھیج سکتے ہیں۔ ٹیمپرا اور روغنی تصویروں کا حجم ۴½ × ۳½ فٹ سے زیادہ نہ ہو اور تمام روغنی تصویریں سنہری فریم میں لگی ہوں۔ ڈرائنگ جو فریم میں ہوں۔ ان مختلف طریقوں کے علاوہ جو ان سے وابستہ ہیں واٹر کلر اور پیسٹل طریقہ میں تیار کئے جا سکتے ہیں۔ منقوش اشیاء پلیٹ سے نقش کی گئی ہوں اور ان میں انٹیگلیو اور ریلیف شامل ہو سکتے ہیں۔ آرٹسٹوں کو نمائش کے مندرجہ ذیل شعبوں میں صرف ایک ایک عمل بھیجنے کی اجازت ہے تا وقتیکہ نوآبادیات کی فنی اشیاء کی نمائش کا اہتمام کرنے والی مجلس زیادہ عمل بھیجنے کی اجازت نہ دے۔

(۱) آئیل یا ٹیمپرا تصویریں (۲) ڈرائنگ۔ (۳) منقوش اور کندہ اشیاء (۴) مجسمے۔ یقین کیا گیا ہے کہ اس نمائش کی اطلاع کافی مدت پہلے نہ دی جانے کے باعث ہندوستان کے بعض ممتاز آرٹسٹ گورنمنٹ کی دعوت منظور کرنے کے ناقابل رہے۔ لہٰذا دوسری سالانہ نمائش کے متعلق کافی عرصہ پہلے اطلاع دی جاتی ہے۔ امید ہے کہ گورنمنٹ ہند مقامی حکومتوں کے ساتھ اشتراک عمل کے ذریعہ ہندوستانی آرٹسٹوں کی چیزیں نمائش میں بھیجنے کا مناسب انتظام کریگی۔ ہندوستان سے جو ۱۰۰ فنی چیزیں بھیجی جائینگی ان کا انتخاب ایک کمیٹی کے ذریعہ عمل میں آئیگا جس کے ارکان کے متعلق عنقریب اعلان کیا جائیگا۔ اس نمائش کا ابتدائی مقصد یہ ہے کہ انگلستان میں جو لوگ آرٹ کے سرپرست ہیں ممتاز آرٹسٹوں کے عمل ان کے نوٹس میں لائے جائیں۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے مقامی حکومتوں سے درخواست کی ہے کہ وہ آرٹسٹوں کو دعوت دیں کہ وہ اپنی اپنی تصاویر وغیرہ ارسال کر دیں تاکہ مجلس انتخاب ان پر غور کرے۔

ان آرٹسٹوں کی چیزیں نمائش میں رکھی جائینگی ان کی فروخت کے لئے ٹرسٹی ہر ممکن سہولت بہم پہنچائینگے لیکن وہ خریدکردہ اشیاء کی قیمت ادا کئے جانے یا خریدار تک اشیاء پہنچانے کی کوئی ذمہ داری لینے کے لئے تیار نہیں۔

امریکہ میں ایک سائن پوسٹ (رہنمائی کا کھمبا) ایجاد کیا گیا ہے جو ربڑ کا بنا ہوا ہے۔ اگر کوئی موٹر اس کے ساتھ ٹکرا جائے تو کسی طرح نہ موٹر کو کوئی نقصان پہنچتا ہے نہ کھمبے کو۔ (زمیندار)

چینی عورتوں کی حیرت انگیز جسارت

بہت کم ایسے پیشے اور کام ہیں جن میں خواتین حصہ نہیں لیتیں۔ لیکن یہ فخر صرف مشرقی عورتوں کو حاصل ہوا کہ انہوں نے سمندروں میں بحری ڈاکوؤں کی رہنمائی کی۔ پچھلے دنوں کینٹن کے قریب [illegible] پر بحری ڈاکوؤں نے جو حملے کئے ان میں عورتوں نے نمایاں حصہ لیا۔ کہا جاتا ہے کہ ایک عورت باقی ڈاکوؤں کے ساتھ جہاز کے عرشہ پر نمودار ہوئی جس کے دونوں ہاتھوں میں ایک ایک ریوالور تھا اور جس کے منہ پر رومال بندھا ہوا تھا اس نے خزانچی کو اس کے دفتر میں جا لیا اور کہا کہ اگر تو نے کنجیاں میرے حوالہ نہ کیں تو تجھے اور باقی آدمیوں کو گولی کا نشانہ بناؤنگی۔ یہ ایک حسین عورت تھی چست لباس میں ملبوس تھی۔ اس کے [illegible] سینہ کا لباس جو سفید ریشمی تھا [illegible] فراک تھا۔

حال میں [illegible] ڈاکوؤں کا ایک گروہ گرفتار کیا گیا ہے جس میں دو عورتیں بھی شامل ہیں۔ اس گروہ کے اہم ڈاکوؤں کو سزائے موت دی گئی لیکن عورتوں کی جان بخشی کر دی گئی۔ (زمیندار)

رانی پور (یو-پی) میں مسیحی میلا

ہر سال رانی پور میں جو کہ جھانسی سے تقریباً ۱۰ میل شمال مشرق کی طرف واقع ہے ایک مسیحی میلا ہوتا ہے اس سال بھی ۲۳ اکتوبر لغایت ۲۵ اکتوبر ۱۹۲۵ء بڑی دھوم دھام سے رہا۔ جھانسی سے لوگ ۷ بجے شام کو روانہ ہوئے۔ اتنے لوگ تھے کہ گاڑی رانی پور کے مسافروں سے پُر تھی۔ ریل میں ہارمونیم اور بینڈ کے ساتھ گانا بجانا ہوتا رہا۔ ہم لوگ رات کے ۹ بجے رانی پور پہنچ گئے۔ سٹیشن پر پادری بیئرلپ صاحب مع پادری کوفن صاحب کے سٹیشن پر موجود تھے۔ سب لوگ لاریوں میں بیٹھ گئے اور اسباب گاڑیوں میں گیا۔

وہاں پہنچے تو عجب خدائی شان دیکھنے میں آئی۔ چاروں اطراف سے مسیحی لوگ اپنے خداوند یسوع مسیح کی ہدایت میں [illegible] کھانے کی غرض سے جمع ہوئے۔ گیس کی بتیاں ادھر جیسے گویا زبان حال سے سب کو خوش آمدید کہتے ہوئے معلوم ہوتے تھے تھوڑی دیر تک خیموں میں چہل پہل رہی مگر آخرکار سب سفر کی تکان سے پست ہو کر (نیند آ دیوی کی بھینٹ ہو گئے)

صبح کا عجیب سہانا وقت ہوتا ہے جس وقت طیور بھی رات بھر کی نیند اور آرام کے واسطے اپنے خالق کی شکرگذاری میں چہچہاتے ہوئے نظر آیا کرتے ہیں اس سہانے وقت میں بندگانِ خدا اپنے اپنے سے لوٹا ہاتھ میں لٹکائے قدرت کی خوبصورتیوں کی تعریف کرتے ہوئے ادھر ادھر جاتے نظر آتے تھے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ میلا ندی سکھنی کے کنارے سے ہو لیگا۔ ان تمام باتوں سے فارغ ہو کر پیٹ پوجا کا وقت آیا جس سے جلد فرصت ہو گئی تو گھنٹے کی آواز نے خالق اکبر کی پرستش کے لئے ایک بڑے درخت کے نیچے سب کو بلا لیا۔ وہ نظارہ بھی دیکھنے کے لائق تھا مردوں اور عورتوں کی سو سو اور پچاس پچاس کی قطاریں گویا اپنے خداوند یسوع مسیح کی دی ہوئی روحانی غذا اکھٹی کرنے کے لئے گھاس پر بیٹھ گئے۔

جھانسی سے نوجوانوں کی پریم سبھا بھی وہاں موجود تھی جنکی سریلی تانوں کو سنکر دل بہت خوش ہوتا تھا اور ادھر ادھر سے پی مشن سکول کا بینڈ عجب سماں مار رہا تھا بگل بھی بجتے تھے۔ ہر روز عبادت سے پہلے بینڈ بجتا تھا۔ لوگ بینڈ کی آواز سنکر آجاتے تھے دوپہر کو بینڈ شہر میں جا کر دھنڈورا پیٹتا تھا اور غیر مسیحی لوگ بڑی خوشی سے عبادت میں شریک ہوتے تھے۔

پہلی میٹنگ ۲۳ کو جناب پادری جان ڈبلیو پنڈت نیت رام صاحب کی دعا سے شروع ہوئی۔ اس کے بعد جناب ڈاکٹر واٹسن جینویر صاحب نے بفصاحت و بلاغت یوحنا ۱۰: ۳۰ پر وعظ سنایا۔ واقعی ڈاکٹر صاحب موصوف نے اپنی خداداد لیاقت کو نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ ظاہر کیا اور میلے کے ایام بھر آپ کے خاص بندیلکھنڈی زبان میں کہے ہوئے وعظ سب کو پسند آئے۔

ہر روز دوپہر کو جناب پادری کوفن صاحب لیکچر دیتے تھے۔ آپ کے لیکچر بہت ہی پسندیدہ تھے۔ آپ انگریزی میں بولتے تھے اور مسٹر موتی رام صاحب ہندی میں ترجمہ کرتے تھے۔ آپ ایک عمدہ مقرر ہیں۔

شام کو جناب پادری نیت رام صاحب نے اپنی زبان مبارک سے اصل، نقل، فصل، نسل اور عقل مسیحیوں کی داستان سنائی۔ مگر دیہاتیوں کو کچھ فائدہ نہ پہنچا۔ لہذا پادری ارنسٹ جینویر صاحب نے انکو سلیس طور سے بیان کیا اور ان کے ٹھیٹھ ہندی کے لیکچر نے سامعین پر ایک سکتہ کا سا عالم طاری کر دیا۔

۲۳ تاریخ اس طرح ختم ہوئی۔ ۲۴ اور ۲۵ تاریخ کو اسی طرح ہمارے بزرگانِ قوم ہم کو آسمانی روٹی کھلاتے رہے۔ مندرجہ ذیل مشنوں کے اصحاب وہاں تشریف فرما تھے۔

اے پی مشن جھانسی	تعداد	۵۳
گرلز سکول کل پہاڑ	تعداد	۳۵
کرسچن مشن	"	۲۳
یونین مشن	"	۱۱
گوالیار مشن	"	۱۵
فرینڈز مشن	"	۱۷
آر پی مشن	"	۶
کانپور سے	"	۱
ماہوبا	"	۱
میزان	"	۱۵۷

علاوہ انہیں ڈاکٹر مس اے۔ آر جینویر اور ان کے فرزند ارجمند ڈاکٹر ڈی جینویر صاحب الہ آباد سے تشریف لائے تھے اور پادری ایم کوفن صاحب نوگانوں سے۔ پادری سی ڈبلیو ونگ صاحب کرسچن مشن کل پہاڑ سے۔ پادری بیئرلپ صاحب اے پی مشن جھانسی۔ پادری جے این میر صاحب ساتھ سے مس ٹنگ اور ڈاکٹر مس شیڈین صاحبہ مشن ہسپتال جھانسی کی اور مس ہیسل صاحبہ جھانسی سے۔ پادری اے جینویر صاحب ۲۴ تاریخ کو الہ آباد واپس چلے گئے اور ان کے والد صاحب ان کی جگہ پر درس دیتے رہے ۲۵ تاریخ کی شام کو جلسہ ختم ہوا۔ بہتسی روحوں کو فائدہ حاصل ہوا۔ آمین ثم آمین۔

راقم۔ جوزف سیف اللہ خاں۔

طوطے پکڑنیکا آسان طریقہ۔ مغربی افریقہ میں طوطے بکثرت پکڑے جاتے ہیں انکو پکڑنے کے کئی ایک طریقے ہیں بعض آدمی جال لگا کر پکڑتے ہیں اور بعض شکاری کپاس کا بیج چھینک کر انہیں بہت ہی آسانی سے پکڑ لیتے ہیں طوطے کپاس کا بیج بہت شوق سے کھاتے ہیں مگر کھا کر وہیں بیہوش ہو جاتے ہیں یہ طریقہ جال سے زیادہ مفید ہے بعض بڑے طوطے ایک پالتو طوطے کے ذریعہ پکڑے جاتے ہیں اس طوطے کے گرد جنگلی طوطے آجاتے ہیں اور شکاری انہیں جال میں پھانس لیتا ہے یہ طوطے اگرچہ بہت بڑے ہوشیار ہوتے ہیں مگر اصل میں [illegible]

مسیح غیر مسیحی نظروں میں

از قلم مغل چند صاحب تار پشاوری

خم کس کی ادب میں سر تسلیم قلم ہے ۔ کس سجدہ گہ خلق کی توصیف رقم ہے
ہر تار رگ کلک رگ ابر کرم ہے ۔ کاغذ کا صفحہ غیرت صد باغ ارم ہے
اشعار میں کچھ ایسی لطافت ہے بھری آج
ہر شعر میں بے انداز حور و پری آج

کس نور علیٰ نور کی تعریف و ثنا ہے ۔ قرطاس پہ اک نور کا گلزار کھلا ہے
خوبان جہاں کی ضیا ہوش ربا ہے ۔ خورشید کو بھی تاب نہیں کانپ رہا ہو
کیوں سر طور سے بڑھ کر نہ قلم ہو
عیسے کی ثنا گر مجھے منظور رقم ہو

وہ نور کہ جس نور کا ذرہ ہے خورشید ۔ وہ نور کہ کہتے ہیں جسے جلوہ توحید
وہ نور کہ کرتا ہے عطا ہستی جاوید ۔ وہ نور کہ وابستہ ہے با دامن امید
ہر گوشہ عالم میں کرم عام ہے اس کا
بندوں کی سدا داد رسی کام ہے اس کا

تھا گرم گناہوں کا وہ بازار جہاں میں ۔ تھے اہل جہاں سخت گرانبار تہ چرخ
چھائی تھی وہ عصیاں کی شب تار تہ چرخ ۔ آنے لگے تھے نظر حشر کے آثار تہ چرخ
اک آہ رسا اٹھی دل خستہ دلاں سے
تاریکی عصیاں ہوئی کافور جہاں سے

عالم پہ برسنے لگے انوار مسیحا ۔ بندوں کی مدد کو ہوا اظہار مسیحا
دنیا جو ہوئی دل سے طلبگار مسیحا ۔ یک لخت میسر ہوا دیدار مسیحا
رحمت کی گھٹا چاروں طرف چھا گئی دم میں
ہر قالب بے جان میں جاں آ گئی دم میں

بیماروں کے دکھ دور کئے دست شفا سے ۔ مردوں کو جلایا لب اعجاز نما سے
بخشا دیا بندوں کے گناہوں کو دعا سے ۔ روشن دل تاریک کئے نور خدا سے
ہر درد بے درماں کا مداوا ہوا یسوع
ہر زخم دل خستہ کا پھاہا ہوا یسوع

وہ یسوع جو ہمدرد دل خلق خدا ہے ۔ وہ یسوع جو سر چشمہ صد مہر و وفا ہے
وہ کرم جس کا اثر آب بقا ہے ۔ وہ یسوع برائے خلق جو سولی پہ چڑھا ہے
لاریب ہے فرزند خدا وند جہاں کا
اور مالک و مختار ہے گلزار جناں کا

قرباں برائی خلق ہوئی جان مسیحا ۔ ہیں خلق خدا پر بہت احسان مسیحا
ہے ظل خدا سایۂ داماں مسیحا
اور قدرت حق تابع فرمان مسیحا
ایمان کوئی لائے اگر صدق دل سے
آزاد ہو آلائش دنیای دنی سے

افسوسناک خبر

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ بار سے بزرگ پٹیل بابو رام جی صاحب کی اہلیہ محترمہ تاریخ ۶ نومبر ۱۹۲۰ء کو بوقت رات کے ۹ بجے بعارضہ خواب بخار کے خداوند میں سو گئیں اور ابدی آرام میں داخل ہوئیں اور اپنی تمام تکالیف سے رہائی پائی اور اپنے خاوند اور سات بچوں کو چند روزہ جدائی میں چھوڑ گئیں اور ابدی جلال میں داخل ہوئیں۔ آپ نیک اور خوش خلق اور مبارک مسیحی صورت و سیرت سے پر خاتون تھیں اور آپ خاندانی فرائض اور بچوں کی پرورش کرنے میں ماہر تھیں اور علم خانہ داری کی خوبی کے زیور سے آراستہ تھیں۔ آپ کی زندگی جنگل منگل اپسا میں سیوا کی پیلودا کے شہریوں کے لئے قابل تقلید ہے۔ آپ کے اوصاف حمیدہ کی تعریف کرنے کے لئے قلم وغیرہ اپنا کام نہیں دیتی ہے۔ آپ اس جہان فانی سے گذر کر ملک جاودانی میں جا پہنچیں تو بھی اپنی مبارک مسیحی زندگی کے باعث ہم سے کلام کرتی ہیں۔ مبارک وہ ہیں جو اب سے خداوند میں مرتے ہیں۔ روح کہتا ہے کہ بے شک کیونکہ وہ اپنی محنتوں سے آرام پائینگے اور ان کے اعمال ان کے ساتھ ساتھ ہوتے ہیں مکاشفہ ۱۴: ۱۳۔

ناظرین نور افشاں سے عرض ہے کہ آپ غمزدہ خاندان کے لئے دعا کریں کہ خداوند انہیں اپنی روح کے وسیلے سے تسلی عنایت فرماوے۔

آپ کا خادم:-

سوائی رام پاسٹر پیلودا

کوٹہ (راجپوتانہ)



قرآن اور اہل الکتاب

وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ۔

ترجمہ۔ اور وہ کہتے ہیں کہ نہ داخل ہوگا کوئی بہشت میں مگر صرف یہودی اور عیسائی۔ یہ اُن کی خوش اعتقادیاں ہیں۔ کہو لاؤ دلائل اگر تم سچے ہو۔ بقرہ رکوع ۱۳

قرآن شریف کی اس آیت میں یہودیوں اور مسیحیوں کے اعتقاد عظیم کا ذکر ہے اور وہ یہ ہے کہ یہودی اور مسیحی کہتے ہیں کہ ہم نجات یافتہ ہیں اور صرف ہم ہی جنت میں داخل ہونگے اور قرآن شریف نے آیت کے باقی حصے میں دو باتوں کا بیان کیا ہے۔ پہلے یہ کہ یہ اُن کی خوش اعتقادیاں ہیں تلک امانیھم اور دوسرے یہ کہ اگر وہ اپنے دعوٰی میں سچے ہیں تو اس سچائی کے لئے دلائل پیش کریں قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین گویا قرآن کا اہل کتاب کے نام پر ایک کھلا چیلنج ہے اور اس چیلنج کا جواب دینا اہل کتاب کا سب سے ضروری فرض ہے اور اس فرض کی ادائیگی میں ابتدائے اسلام سے دلائل کے منتظر رہے ہیں۔ تاہم زمانہ حاضرہ کے جید علماء اہل اسلام اور محمدی برادران کی توجہ کی خاطر اس انوکھے چیلنج کا جواب مختصراً تحریر کرتے ہیں اور کامل امید رکھتے ہیں کہ حق پسند اور اصحاب فہم علماء اہل اسلام کسی وقت اپنی مبارک رائے سے بھی مستفید فرما کر مشکور فرماوینگے۔

اہل کتاب کا یہ کہنا کہ صرف ہم ہی نجات پائینگے ایک بڑی حقیقت پر مبنی ہے۔ اور وہ حقیقت یہ ہے کہ یہود اور عیسائی جو اہل کتاب ہیں اُن کی کتابوں میں ایسا لکھا ہے کہ وہ نجات یافتہ ہیں اور یہی کتابیں تورات اور انجیل کے نام سے قرآن میں نامزد ہیں اور ان کتابوں کو کتب من جانب اللہ قرآن نے بسر و چشم مان لیا ہے اور وہ کلام اللہ ہیں اور قرآن نے اُن کو خدا کا کلام اور تمام انجیل میں قرار دیا ہے اور بائبل میں یہودی اور مسیحی ہر دو فریق ایک ہی منجی عالم پر نجات کے لئے ایمان رکھتے ہیں اور وہ نجات دہندہ کتب سماویہ کا مرکز اور جان ہے اور اس منجی عالم کو مسیح موعود کہا گیا ہے اور اہل کتاب قرآن اور بائبل کی رو سے اپنے دعوٰی میں صادق اور راست ہیں اور ان کا یہ کہنا کہ صرف ہم ہی نجات یافتہ ہیں قرآن اور بائبل کے عین موافق ہے۔ اور اسی طریق نجات کو جو یہودیوں اور مسیحیوں نے قبول کیا ہے۔ قرآن نے بھی پسند اور قابل قبول مان لیا ہے اور اسی طریق مستقیم پر چلنے کے لئے قرآن نے یہ دعائیہ الفاظ استعمال کئے ہیں۔ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم

ترجمہ ہماری ہدایت کر طرف راہ سیدھی کے۔ راہ ان لوگوں کی جن پر تو نے انعام کئے اور وہ لوگ جو صراط المستقیم پر تھے وہ اہل الکتاب ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اہل الکتاب طریق مستقیم پر تھا اور قرآن نے اہل الکتاب کو جتا کر ارشاد فرمایا ہے کہ وہ توریت و انجیل پر ہی قائم رہ کر نجات حاصل کر سکتے ہیں جیسا لکھا ہے کہ قل یا اھل الکتاب لستم علیٰ شیء حتیٰ تقیموا التوراۃ والانجیل وما انزل الیکم من ربکم۔ مائدہ ع ۹

ترجمہ۔ کہہ اے اہل کتاب تم کسی راہ پر نہیں جب تک توریت اور انجیل اور جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل ہوا قائم نہ کرو۔ یعنی یہود و نصاریٰ کی نجات صرف بائبل کی تعلیم پر عمل کرنے پر منحصر ہے اور وہ تعلیم یہ ہے کہ نجات اعمال حسنہ پر موقوف نہیں ہے بلکہ خدا کے فضل اور یسوع مسیح پر ایمان لانے سے حاصل ہوتی ہے اور اہل کتاب کا یہ قول کہ وہ ناجی ہیں اور بہشت میں داخل ہونگے اسلام کی سند پر بھی درست و سچا ہے اور قرآن نے بھی ان کی راہ پر چلنا ثواب عظیم جانا ہے اور وہ لوگ جو نجات یافتہ ہونے کا دعوے کرتے ہیں۔ قرآن میں اُن کی شان کا یہ بیان ہے کہ رسول عربی کے ہر شک و شبہ کے رفع کرنے کے قابل تھے۔ اور یہ لکھا ہے۔ فان کنت فی شک مما انزلنا الیک فسئل الذین یقرءون الکتاب من قبلک

ترجمہ اگر تو شک میں ہے اس چیز سے جو اتاری تیری طرف تو پوچھ اُن لوگوں سے جو تجھ سے پہلے کتاب پڑھتے ہیں۔ یونس ع ۹۔ اور رسول عربی نے اپنے آپ کو توریت اور انجیل ہی کا مبشر قرار دیا ہے۔ دیکھو سورۃ احقاف رکوع ۲۔ ومن قبلہ کتاب موسیٰ اماما ورحمۃ وھذا کتاب مصدق لسانا عربیا لینذر الذین ظلموا وبشریٰ للمحسنین۔ کسی عقلمند انسان کو انکار نہیں ہے کہ ان میں سے بہتیرے اپنی گمراہی کے باعث نجات سے محروم کئے گئے۔ مگر جن کو حقیقت میں اہل کتاب ہونے کا حق حاصل تھا وہ نجات یافتہ تھے اور ان کے بارہ میں قرآن کی شہادت کے یہ بیش قیمت الفاظ درج ہیں۔ لیسوا سواءً من اھل الکتاب امۃ قائمۃ یتلون آیات اللہ آناء اللیل وھم یسجدون۔ ترجمہ۔ سب برابر نہیں ہیں اہل کتاب میں ایک ایسا بھی گروہ ہے جو ٹھیک طرح پر قائم ہے جو رات بھر اللہ کی آیتیں پڑھتا اور سجدہ کرتا ہے۔ عمران رکوع ۱۲۔ اس لئے یہود اور نصاریٰ کا یہ قول کہ لن یدخل الجنۃ الا من کان ھودا او نصاریٰ درست اور حق ہے اور اس آیت قرآنی میں یہودیوں اور مسیحیوں کو محض خوش اعتقاد امانیھم قرار دینا قرآن کی زیادتی اور زبردستی ہے کیونکہ اہل کتاب کا یہ اعتقاد کلام اللہ کی سند پر مبنی ہے۔

اور پھر دوسری بات جس کے باعث یہودی اور مسیحی اپنے آپ کو ناجی قرار دیتے ہیں یہ ہے کہ وہ ایک ہی بے عیب انسان اور کامل اور معصوم مطلق نجات دہندہ پر نجات کے لئے ایمان رکھتے ہیں اور وہ مسیح موعود ہیں جس نے یہ دعوے کیا کہ راہ اور حق اور زندگی میں ہوں اور کوئی میرے وسیلے کے بغیر باپ کے پاس جا نہیں سکتا اور اس کی نمایاں اور ذاتی فضیلت اور اس کے اقوال و افعال اور

نشان کبریائی کو اہل کتاب نے الہام سے حاصل کیا اور اُن نبیوں اور وعدوں کو جو اُس کے حق میں قوم مسطور تھے بغور پڑھا اور اُس کا علم و عرفان پایا۔ اور قرآن بھی انجیل کے اس بیان پر صداقت کی مہر لگاتا ہے اور اُس مسیحِ عالم کو کلمۃ اللہ اور روح اللہ اور اُس کے اقوال و افعال کو تمام بنی آدم پر ترجیح دیتا ہے اور اس کو وجیہاً فی الدنیا والآخرت کے منصب جلیلہ پر ممتاز کرتا ہے اور ایسی صفات المسیح سے منسوب کرتا ہے جو کسی شخص انسان میں پائی نہیں جاتیں اور اسکو تمام عالموں کے لئے نشان قرار دیتا ہے۔ پس حاتو میرا لکھا ان کنتم صٰدقین کے چیلنج کو اہل کتاب نے منظور کر کے صحیح اور کافی جواب دیا ہے۔

پادری۔ بڑامل

میرا دوسرا خط

اے میری بہنو بیٹیو دنیا کی عزت تم سے ہے
ملکوں کی بستی ہو تمہیں قوموں کی شوکت تم سے ہے
تم گھر کی ہو شہزادیاں شہروں کی ہو آبادیاں
غمگیں دلوں کی شادیاں دکھ سکھ میں راحت تم سے ہے
تم ہو تو دولت تم سے ہے تم بن ہے ویرانہ چمن
ہو دیس یا پردیس جینے کی لذت تم سے ہے
نیکی کی تم تصویر ہو عفت کی تم تدبیر ہو
ہو دین کی تم پاسباں ایماں سلامت تم سے ہے
فطرت تمہاری ہے حیا طینت میں ہے مہر و وفا
گھٹی میں ہے صبر و حیا انساں عبادت تم سے ہے
مردوں میں سب دانے تھے جو ست بیٹھے اپنا کیا کھو
دنیا میں اے ستو تیور سے ہیں اے سب ابتر ہے
مونس ہو غمخواروں کی تم غمخوار فرزندوں کی تم
تم بن ہے گھر ویراں سب گھر بھر میں برکت تم سے ہے
تم آس ہو بیمار کی دعا اس ہو تم بے کار کی
دولت ہو تم نادار کی عسرت میں عشرت تم سے ہے
آئی ہو کر سب کے طلب دنیا میں جب آتی ہو تم

پر سب گھروں میں جگیاں راحت کی دولت تم سے ہے

اب آخر میں میری دعا ہے کہ خداوند مسیحی گھرانوں میں برکت بخشے تاکہ خداوند مسیحی گھرانوں کے وسیلہ دوسروں پہ جلد ظاہر ہو اور میری عالم جن بد نصیبوں کی آئیں اس دار فانی سے کوچ کر کے

اور آرام میں جا چکی ہیں ان کو تسلی اور تشفی عنایت کرے اور جوان کے ان پر ڈھونگے دنوں میں اپنی یادوں میں بھروسے۔ آمین ثم آمین

آپ کا بھائی

ایس۔ ایم۔ والٹر امرتسر گجرات

غزل

جناب منت کے قلم سے

نہ شادی خندہ گل سے نہ غم بلبل کے شیون سے
جو ملکر رہتے تھے ہندوستاں میں جان اور تن سے
متنفر ہندوؤں کو ہے اذاں کے شور و شیون سے
اگر باجہ بجائیں مسجدوں کے سامنے ہندو
مسلماں کرتے ہیں عید الضحٰی میں گائے جب قرباں
یہ کہہ دینا کہ ہم ہندو مسلماں بھائی بھائی ہیں
مسلماں مار دیں ہندو کو اور ہندو مسلماں کو
جو دست انداز ہو سرکار ان جھگڑوں میں قانوناً
ادھر ہیں اتحاد ہندو مسلم کی افواہیں
ادھر شدھی مچا کرتی ہے شدھ اسلام والوں کو
مسلمانوں کی کوشش ہے ادھر جیسے بنے ویسے
یہ نفسا نفسی اور یہ آپا دھاپی کرتی ہے ثابت
برادرانِ سوں کا سر ن کھینچیں قدم اپنے
اگر چاہیں سوراج اور ہوم رول اپنے لئے ہندی
تعاون چاہئے سرکار سے تب کچھ نہیں پروا
مقدم ہے مگر اس سے پہلے اتفاق ان میں

اگر کچھ شادی و غم ہے تو ہے یاران موطن سے
وہی ہندو مسلماں لڑتے ہیں آپس میں دشمن سے
مسلماں بھی رفو ہوتے ہیں ناقوس برہمن سے
الگ کر دیں مسلماں ہندو کے دھڑ کو گردن سے
تو ہندو مسلمانوں کے کرتے ہیں جدا تن سے
ہے من اما نسیانی جیسے نیچ اور اوپری من سے
یہی کانوں میں آتی ہے صدا ہر کو و برزن سے
دھریں الزام یہ حکام کے سر مکر اور فن سے
ادھر تنظیم قوم اور سنگٹھن ہیں دونوں دشمن سے
اسیر حلقۂ اسلامیاں چھٹتے ہیں ہندو جن سے
انہیں بھی خانۂ اسلام میں پھر اُن کے مسکن سے
اتفاق و اتحاد کی جانہ ہو نگے اپنی ان بن سے
یہ ہندو اور مسلماں دونوں اس مکر و دو الجھن سے
ان اصلاحات پر حاصل ہوں جو آتے ہیں لندن سے
یہ ہوس آئے لارڈس دسے یا نہ ہو کس دن کا اثر
رعایا کا تعلق ہے جنہیں سرکار برطن سے

بنام حضرت جیسے دعا میں نے یہ منت کی
کہ یا دور ہو بغض و حسد ہر دوست دشمن سے

مصنوعی سورج۔ حال ہی میں ولایت میں ایک ایسی مشین تیار کی گئی ہے کہ جس میں بجائے اسکے دن رات روشنی ہے یہ مشین جیسے علاقہ میں لگا دیجی ہے بجائے سورج کی جگہ کام دے جائے گی ساخت کے لئے اجنک سورج کی روشنی اور حرارت ہی قدرو ہی جاتی تھی مگر جلد کی جنگ دنیا بھر میں آئی کچھ جو چاہے سورج سے تیار ہوتی ہے وہ ناکافی ہے جس

علاقہ مارواڑ میں کبھی بارش ہوتا ہے اور کبھی بادل جاتے ہیں مگر سے بچنے اور سورج کی شعاعیں سے والا پانی لینے کیلئے مصنوعی سورج تیار کیا گیا ہے تاکہ آفتاب میں سطح سمندر سے ہزار فٹ کی بلندی پر چلنے کے ایک کارخانہ میں لگا دیا جائیگا اور سورج ضرورت پوری کریگا۔ ایک بات اور بھی ہے کہ سورج جتنا روشنی کے شمار کیا گیا گھنٹہ بھر میں کر دیگا یہ مشین اسکا م کرو دو گھنٹہ میں کریگی۔ (پیسہ اخبار)



بخشش اور فضل

انعام یعنے بخشش اور فضل کا اتفاق دلہن کا قران السعدین گذشتہ مہینے لکھنؤ میں دیکھنے کا نہ صرف اتفاق ہوا بلکہ دیکھنا نصیب ہوا۔ گذشتہ ۲۳ سمبر کو لکھنؤ میں ایک شادی خانہ آبادی کی تقریب تھی دلہا پنجابی۔ دلہن ہندوستانی۔ اگرچہ ملک ایک ہی ہے مگر زبان۔ مزاج۔ خیالات۔ رسومات میں بعد المشرقین ہیں۔ یوں بھی واقعی لکھنؤ اور لاہور بعد المشرقین ہیں۔ ایک سورج نکلنے کی جگہ یعنی طلوع آفتاب کے مقام پر ہیں۔ دوسرے غروب میں۔ فاصلہ بھی کچھ کم نہیں ۷۰۰ میل اگر ریل نہ ہوتی گذشتہ زمانہ کی روزانہ منزل کے حساب سے یہ سفر ۹۰ دن یعنے قریباً ۳ مہینے میں پورا ہو۔ یہ ریل ہی ہے جو ہوا کے گھوڑے پر دولہا دلہن کے جانے پر چلا کر ایک دن رات ۲۰-۲۱ گھنٹوں میں لاہور میں اتار دیتے ہیں۔ خیر یہ تو شادی کی تمہید سمجھئے۔ اس مبارک موقعہ پر بندہ کو بھی یاد کیا گیا۔ پنجاب میں بہت لوگوں کو اس شادی کے انوٹیشن ملے۔ مگر ہمارے پنجابی بھائی یعنی تو ہندوستانیوں کی نگاہ میں اجڈ ہیں۔ یہ اپنے کاموں یا اپنی کرتوتوں سے اپنا دودھ چاٹو کھاتے ہیں۔ بمشکل دو تین نے انوٹیشن کی رسید دی ہوگی۔ میرا خیال ہے کہ کم سے کم ۵ انوٹیشن پنجاب میں آئے ہونگے۔ انوٹیشن کا یہ مطلب تو ہوتا ہی نہیں کہ جنکو یہ بھیجے جائیں خود ہی حاضر ہوں۔ صرف محبت اور یاد ہوتی ہے جواب تو دینا صرف اچھائی اور تہذیب ہے۔ اس کو صاحب لوگ اٹی کیٹ کہتے ہیں۔ لیکن ہم پنجابیوں کو ان باتوں سے کیا ہوا ہے۔ یہ اپنی اپنی ہمت ہے۔ ہم پنجابی لوگ ایسی رواجوں کے پابند نہیں لیکن مشکل تو یہ ہے کہ ہندوستانیوں کے ساتھ جب رشتہ ناطہ ہونے لگا تو ان کی خاطر ہم کو ان کی جائز رسومات کی پابندی فرض ہے۔ ورنہ ہماری بے قدری ہے۔

لکھنؤ حضرت گنج میں مرحوم مسٹر سیل کا خاندان جو کہ اپنا خاندانِ مسیحی محبت میں مشہور ہے۔ صاحب بافتہ ترکسیں تین بھائی اور ایک بہن بڑھیا اور مسز سیل کے ساتھ باعزت گذران کر رہے ہیں۔ بڑا بھائی تو پانڈہ میں تحصیلدار ہے۔ دوسرے چھوٹے لکھنؤ کے ریلوے کے محکموں میں ملازم ہیں۔ بہن ایس۔ پی۔ جی مشن میں لیڈی کا کام عرصے سے کرتی ہیں جنکی خدمات اور نیکنامی شہرہ ہر جگہ مشن میں ہے۔ اس شریف شادی کا نام اگرچہ گریس ہے۔ اسکی شادی ایک پنجابی جوان انعام دنیال کے ساتھ قرار پائی جو تعلیم کے لحاظ سے بی۔ اے ہے اور کامرشن سکول لاہور میں کرتا ہے جوان صالح حلیم مزاج اور شرم حضور ہے۔

اس شادی کی تقریب میں شامل ہونے سے مجھے بڑی خوشی حاصل ہوئی میں نے وہاں سب کام حضرات مسیحی شریفانہ طریق پر دیکھے۔ کوئی بات ایسی نہ دیکھی جس پر مجھے اعتراض کرنے کا موقع ملتا۔ اگرچہ مہمانوں کی کثرت تھی تاہم انتظام بہت ہی اعلیٰ تھا کھانا بشمال کیک وغیرہ حسب افزادے تھا۔ سنتے تو یہی تھے کہ ہندوستانی نازک مزاج ہوتے ہیں مگر میں نے تو دیکھا کہ نہ صرف نازک مزاج بلکہ نازک اندام بھی ہوتے ہیں۔ ویڈنگ کیک کے شہید کرنے کو جب دلہن اٹھی اور کیک کی گردن پر چھری چلائی تو کیک سے آواز آئی کہ

چھری تو لاکوئی اور اس سے تیز تر صیاد

نرچل سکی چھری تو دولہا صاحب مدد کو آئے جنہوں نے ایک ہی ہاتھ میں کیک کو شہید کر دیا۔ دلہن کی شان قائم رکھی بجا ہی تھا سب عینفانہ تھا۔ دلہا کے بھائی دشادو کے گیتوں نے ان ہندوستانیوں کو جیت کر لیا اگرچہ ہندوستان میں گھر گھر آگ اور گھر گھر تان مشہور ہے مگر ہمارے پنجابی جوان نے نہ صرف ہندوستانیوں کو مات کر دیا بلکہ پنجابیوں کا لوہا منوا لیا کہ پنجابی کسی بات میں کم نہیں۔

سب سے بڑی خوشی تو مجھے یہ ہوئی کہ کسی قسم کا نشہ وہاں دیکھنے میں نہ آیا۔ سب کام نہایت پاکیزگی اور شرافت اس مسیحی شرافت سے ہوا نکاح خواں تین پادری تھے۔ ایک الٰہ آباد سے۔ ایک لکھنؤ سے ایک پنجاب سے۔ یہ بھی ایک شان تھی جو قابل دید تھی۔ ناصح پادری نے دولہا دلہن کے ناموں کو ملکر اس نکاح کو قران السعدین قرار دیا۔ جیسے زہرہ اور مشتری کے ملنے سے ہوتا ہے۔ دولہا انعام یعنی الٰہی بخشش۔ دلہن گریس یعنی الٰہی فضل بخشش اور فضل یہ قران السعدین ہے جو کلیسیا خاندانوں اور جوڑے کے واسطے مبارک اور سعید ہے۔ اس بیان کی انہوں نے بھی تشریح کی۔ خدا مبارک کرے۔

واقعی خدا کی بخشش (انعام) ہمیشہ کی زندگی ہو اور ہم کو فضل (گریس) سے نجات ملی ہے۔ جہاں ان دونوں کا اتصال ہو۔ وہاں تو پھر آسمانی خوشیوں سے بیڑا آ گیا سمجھنا ہے۔ دولہا اور دلہن کے خاندانوں کو ہماری طرف سے مبارکباد ہے۔

راقم پنجابی شریک شادی

ہر ایک مسیحی کیلئے مفید و کارآمد کتابیں

۱۔ ہماری بائبل اور مسلم علماء ضخامت ۱۰۰ صفحہ کی قیمت بغیر محصول ڈاک ایک روپیہ (عہ)

۲۔ اثبات صلیب بجواب احمدیت کی کسر صلیب ضخامت ۲۰۰ صفحہ کی قیمت بغیر محصول ڈاک ایک روپیہ (عہ)

۳۔ کوائف العرب ضخامت ۹۰ صفحہ کی ہے قیمت بغیر محصول ڈاک ۲ا

۴۔ تحقیق الاسلام۔ زیر طبع ہے۔

یہ تمام مسیحی ہیلو ہی اراؤں کی نظروں میں مقبولیت حاصل کر چکی ہیں۔ ہر دو مسیحیت و اسلام پر سیکی چلنین مبشرین و معلمین کے کام کی کتابیں ہیں مسیحیوں کے ہر ایک مدرس ہی سے ہرگز خالی نہ رہنے چاہئے جملہ تین ایک ہی خریدنے والے کو محصول ڈاک معاف۔

پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور سے طلب فرمائیں۔

المشتہر:- پادری غلام مسیح

اشتہار کتب

سفر دکن۔ پادری جے علی بخش صاحب کے ان مباحثوں اور پبلک لیکچروں کی کیفیت جو جنوبی ہند میں آپ نے دئے۔ صفحہ ۱۳۰ اصل ۴ر رعایتی ۱ر

حقیقی دوست۔ سب سے آسان مگر سب سے دلچسپ اور مقابلۃً ضخیم کتاب جس میں مسیح کی زندگی کے حالات مندرج ہیں صفحہ ۰ قیمت صرف ایک آنہ

ستیارتھ پرکاش درپن۔ دیانند اپنی کتاب کے تیرھویں باب میں مسیحیوں کا خدا۔ مذہب اور ان کی کتاب مقدس اور بزرگوں کے حق میں جس قدر زبان درازی کی ہے اس کا منہ توڑ جواب از پادری ٹھاکر داس صاحب قیمت ۸ر

ہبوط نسل انسانی۔ احمدیوں کے دو سب سے بڑے عالموں سے بحث جس میں ثابت کیا ہے کہ آدم نے گناہ کیا اور تمام نسل انسانی اسکی سزا میں شامل ہے سب مسلمان لاجواب ہیں۔ نیشنل کرسچن کونسل نے اسکی خاص سفارش کی ہے۔ صفحہ ۹۰۔ ۲ر

مسیحیت و سائنس مسیحی دین اور سائنس کا تاریخی تذکرہ اور اصل کا ثبوت کہ دونوں میں کوئی اختلاف نہیں صفحہ ۲۳۲۔ ۲ر

شکست میں فتح بلا تین صدیوں کے مسیحیوں کی ۳ حکایتیں جن میں دین و ایمان کی خاطر نیرو اور اس قسم کے دیگر بت پرست حاکموں کے ہاتھوں ایسی سخت ایذائیں پہنچنے کی درد ناک روئیداد درج ہے کہ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ گرلز سکولوں نے اسکو بالخصوص پسند کیا ہے۔ صفحہ ۱۰۰۔ ۳ر

اعمال کی تفسیر پادری عماد الدین صاحب مرحوم کی صرف یہی ایک تفسیر باقی رہ گئی ہے۔ خواہشمند صاحبان جلد خرید لیں ورنہ چھپنے کی کوئی توقع نہیں۔ بڑی سائز ۲۹۶ صفحہ اور قیمت صرف ۸ر

سکریٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور

ٹیونگ کرسچن ہائی سکول لدھیانہ

یہ ہائی ٹیونگ سکول مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ دراز سے جاری ہے۔ مشن نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں اور چار خواتین اسکی مدد کرتی ہیں اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔

شرح فیس خوراک لوئر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار۔ ہائی کلاس فیس سرکاری شرح کے مطابق ہو متفرق اخراجات ایک روپیہ آٹھ آنہ ماہوار فی طالب علم ہے۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

نئے انتظام کے مطابق چالیس فیصدی غیر مسیحی طلبا بھی داخل ہو سکتے ہیں۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی۔ الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ بن بکس ۱۰ سے ۱۵ تک۔ اور کرکٹ بال ۱۵ سے ۲۰ تک مل سکتا ہے۔

مزید حالات پرنسپل صاحب یا ہیڈ ماسٹر صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

مجرب علاج

دمہ کا شرطیہ علاج

دمہ خشک ہو یا تر۔ نیا ہو یا پرانا شرطیہ دوا ہے دو ہی خوراک کھانے سے چند گھنٹوں کے اندر اندر دمہ کی ساری تکلیف دور ہو کر آدمی تندرست ہو جاتا ہے قیمت ۱ر

بخار کی حکمی دوا

اس کے استعمال سے روزانہ تپ۔ چوتھیہ بخار پہلے ہی دن رک جاتا ہے۔ ورنہ دوسرے دن تو ضرور ہی بفضل خدا رک جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی باستہ آنہ ۱۲ر

تاپ تلی یا طحال کی لاثانی گولیاں

ان گولیوں کے استعمال سے چند ہی دنوں میں طحال اپنی اصلی حالت پر آ جاتی ہے نہایت مجرب گولیاں ہیں۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ۔

المشتہر

ڈاکٹر ای سامن اوپیڈیا۔ خورجہ ضلع بلند شہر

براہین نیرہ ۱۲/۱۱

یہ رسالہ اہل اسلام کے دعوی تحریف بائبل کا نہایت ہی مدلل و محققانہ جواب ہے جس میں تاریخی لحاظ اور دلائل جواب ہائے قاطع سے الزام تحریف بائبل کا کامل طور سے استیصال کر دیا گیا ہے اور موجودہ تمام غلط فہمیوں اور شکوک اور اوہام باطلہ اور الزامات خود ساختہ کی قابل دید تردید کی گئی ہے۔ اگر آپ مسیحی مبشر ہیں اور مسلمانوں سے عموماً مذہبی گفتگو کرنیکا موقع ملتا ہو تو ضرور اس بیش قیمت رسالہ کو مطالعہ فرمائیں بلکہ اسکی متعدد جلدیں خرید کر اپنے تمام متلاشیوں میں اس فرودسی تحفہ سے مسلح کر دیں جو کہ آپ صاحبان کی جیت و فتح پر کامل دستگیری کرنیکا ثبوت ہے یہ مذہبی کاغذ سفید چکنا قیمت (محصول ایک پیسہ) جلدی کیجئے ورنہ ختم ہونے پر کل ایک جلد آپ کو کسی قیمت پر دستیاب نہ ہو سکیگی۔

مکافات عمل شہنشاہ روم نیرو کے مظالم کی پردرد اور دل ہلا دینے والی داستان بطرز ناول عبارت کی شستگی محاورات کی نگینی مضمون کی دلچسپی طرز ادا اور حالات کی خوبی قابل دید ہے۔ ایک بار پڑھ لینے سے اگر آپ کی زبان چٹخارہ سے نہ تو ہمارا ذمہ۔

قیمت فی جلد ۸ر محصول ڈاک ۲ر

ملنے کا پتہ ڈاکٹر مولوی حشمت اللہ ایچ۔ بی۔ ایل۔ ایل ایچ ایل ایم۔ پی قصور۔ کوٹ پیران الہ ضلع لاہور۔

پادری ایچ۔ ساسی دانی صاحب ایس۔ ٹی۔ ایم۔ ہیڈ منیجر نور افشاں اخبار سوسائٹی کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پرنٹر چھپا۔